30 JUN 2360

خشک سالی اور قحط ... (آخری قسط)

جن بنیادی خرابیوں کی نشاندھی کی گئی ہے ان کی اصلاح کے بغیر معیشت کی بحیثیت مجموعی اور زراعت کے شعبے کی بطور خاص ترقی ممکن نہیں۔ لیکن جو حالات اس وقت در پیش ہیں ان میں دو نوعیت کے اقدامات کی ضرورت ہے۔

پہلی ضرورت فوری مدد اور بحالی Relief and)

(rehabilitation کے ایک ہمہ گیر منصوبے کی ہے جس کے ذریعے ہنگامی طور پر پورے ملک کے وسائل کو متحرک کر کے ان لاکھوں انسانوں اور مویشیوں کو بھوک فاقہ اور ہلاکت سے بچایا اور دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے لائق بنایا جائے۔ یہ پوری قوم کا اسلامی اور انسانی فرض ہے اور سب سے بڑھ کر حکومت اور اہل ثروت افراد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنا پیٹ کاٹ کر بھی اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی مدد کریں۔ اسلام جس معیشت کا داعی ہے اس کی بنیاد انصاف اور فلاح عامہ ہے۔ وہ تکافل اجتماعی کا ایک ایسا نظام قائم کرنا چاہتا ہے جس میں کوئی محتاج نہ رہے نہ مستقل طور پر اور نہ وقتی طور پر۔ اس میں اس کی کوئی گنجائش نہیں کہ دولت کی گردش محض امرا کے در میان ہو بلکہ دولت کو پورے معاشرے میں گردش کرنا چاہئے جیسا کہ قرآن نے صاف لفظوں میں بیان کر دیا ہے۔ کی لا یکون دولة بين الاعنياء منكم (الحشر (7:59) نیز مصیبت کے وقت ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ قربانی دے کر بھی اپنے غریب بھائی اور ایک محتاج انسان کی خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم مدد کرے۔ قرآن نے یہ اصول بیان کیا ہے کہ سب اسراف اور تبذیر سے اجتناب کریں اور ایک دوسرے کی مدد کریں۔ بہترین انسان وہ ہیں جو اگر خود تنگی میں ہوں

تب بھی دوسروں کی مدد کرتے ہیں اور اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ حضور سے پوچھا گیا کہ سب سے اچھا عمل کون سا ہے ؟ تو آپ نے فرمایا: کسی مسلمان کا دل خوش کر دینا بڑے ثواب کا کام ہے اگر بھوکا ہو تو کھانا کھلاؤ اس کے پاس کپڑے نہ ہوں تو کپڑے پہناؤ یا اس کی کوئی ضرورت انکی ہوئی ہو تو اسے پوری کر دو (ترغیب و ترہیب بحوالہ طبرانی)۔ نیز آپ نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو نیک کام بتائے تو اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کرنے والے کو ملے گا اور اللہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ مصیبت زدہ (خواہ کوئی ہو، مسلم یا غیر مسلم) کی مدد کی جائے

( حضرت ابوہریرہ ترغیب و ترہیب)

حضرت سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ اہل ایمان کے ساتھ ایک مومن کا تعلق ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ سر کے ساتھ جسم کا تعلق ہوتا ہے۔ وہ اہل ایمان کی ہر تکلیف کو اسی طرح محسوس کرتا ہے جس طرح سر جسم کے ہر حصے کا درد محسوس کرتا ہے (مسند امام احمد ) ۔

موجودہ حالات میں حکومت اہل ثروت عام شہری اور ان کی تنظیمیں سب کی ذمہ داری ہے کہ قحط زدہ علاقوں کی ہر ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کوئی کسر نہ چھوڑیں۔ اسراف تبذیر عام حالات میں گناہ ہیں لیکن اس زمانے میں تو یہ ایسا جرم ہے جسے معاف نہیں کیا جا سکتا۔ یہ قومی ایمر جنسی کی کیفیت ہے اور اس میں تمام وسائل کو ان مصیبت زدہ علاقوں اور افراد کی مدد کے لئے پوری دیانت اور مستعدی کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے۔ افسوس ہے کہ اس وقت بھی ریڈیو اور ٹی

وی خوش باشی ، غفلت اور بے راہ روی کے راگ الاپ رہے ہیں۔

اہل ثروت کے عیش و عشرت میں کوئی کمی نہیں۔

شہروں میں مترفین دولت کو اسی طرح اسراف و تبذیر کی نذر کر رہے ہیں اور اندرون ملک زمین دار جاگیردار اور مال دار افراد محتاجوں اور فاقہ کشوں سے اسی طرح بے پروا اپنی رنگ رلیوں میں مگن ہیں۔ کتنے دولت مند ہیں جو آفت زدہ علاقوں میں پہنچے ہیں اور کتنی سیاسی اور سماجی تنظیمیں ہیں جو مجبوروں کی مدد کے لئے موقع پر پہنچی ہیں۔ فوج نے اچھی مثال قائم کی ہے لیکن سرکاری مشینری اور نام نہاد این جی اوز اور سیاسی جماعتوں کا الا ماشاء اللہ وہی حال ہے۔ ریلیف کے لئے حکومت کی طرف سے جو رقم فراہم کی گئی ہے وہ دیانت داری سے خرچ کی جائے تو متعدد فوری نوعیت کے اور دیر یا اقدامات بروئے کار لائے جاسکتے ہیں۔ اندیشہ ہے کہ ماضی کی روایات کے مطابق اس کا بیش تر حصہ ضائع ش تر ہو جائے گا۔ موجودہ حکومت کو اس کا اہتمام کرنا چاہئے کہ اس امداد کو لوٹنے والوں کو عبرتناک سزادے کر ایسی مثال بنا دے کہ کسی کو جرات نہ ہو ۔ ایسا ہو جائے تو حکومت کے فنڈ میں عوام اعتماد سے اپنے عطیات جمع کرائیں گے اور اس میں بے حد اضافہ ہو گا۔

الحمد اللہ جماعت اسلامی نے آج بھی مقدور بھر خدمت میں پہل کی ہے اور آج ہی نہیں پہلے بھی، تھر کا علاقہ ہو یا خضدار کا خشک سالی کی اطلاع پاتے ہی

اس کے کارکن جو کچھ فراہم کر سکے لے کر ان مجبور انسانوں کی خدمت کے لئے کمر بستہ ہو گئے ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ پوری قوم کو اس ہنگامی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے سرگرم کیا جائے اور ہمارے ذرائع ابلاغ طاؤس و رباب کو ترک کر کے خدمت خلق اور انسانوں اور مویشیوں کی جان بچانے اور انہیں دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا کر دینے کی مہم کا دست و بازو بن جائیں۔ فوری مدد کے لئے خوراک خیمے ، پانی ادویہ بچوں کے لئے دودھ اور بنیادی ضرورت کی تمام چیزیں فراہم کرنے کا اہتمام منتظم انداز میں ہونا چاہئے۔ جماعت اسلامی کے مراکز سرگرم عمل ہیں۔ اس کے کارکن دیانت اور محنت کے ساتھ متاثرہ علاقوں میں منظم انداز سے امداد پہنچا رہے ہیں۔

دوسری ضرورت ان بنیادی مسائل کی طرف توجہ دینے کی ہے جن کی طرف او پر اشارہ کیا گیا ہے۔ فوری امداد اور وقتی بحالی اسی طرح ضروری ہیں جس طرح اگر مریض کے بدن سے خون بہہ رہا ہو تو ہر چیز کو بھول کر اسے روکنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن صرف خون روک دینے سے مریض صحت یاب نہیں ہو سکتا۔ اصل مرض کی تشخیص اور اس کا پور اعلاج بھی ضروری ہے۔ یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب مذکور د پانچ امور کی طرف پوری توجہ دی جائے اور ایک نئی حکمت عملی اور واضح نقشہ کار تیار کیا جائے جس کے ذریعے

قوم کو اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے لائق بنایا جائے ۔ اس میں زراعت کی ترقی پانی کی فراہمی ، ترسیل، تقسیم اور استعمال کا صحیح نظام قائم ہونا ضروری ہے۔ معاشی۔ اور سیاسی نظام میں اصلاحات بھی ضروری ہیں تاکہ وہ اسباب دور ہوں جو بگاڑ کا سبب بنے ہوئے ہیں اور جن کے نتیجے میں ملک کی دولت ملک کے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال نہیں ہو رہی بلکہ ایک مخصوص طبقے کی عیاشی کی نذر ہو رہی ہے اور فساد اور ظلم پھیلانے کا ذریعہ بنی ہوئی ہے۔

ان سب اقدامات کے ساتھ اور ان سے بھی زیادہ ضروری دلوں کا تزکیہ اللہ سے تعلق اس سے اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کے لئے عفو و درگزر کی طلب ہے۔ اہل پاکستان کو اللہ کے دین کے احکام اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی تشکیل نو کرنا چاہئے تاکہ اللہ کے اور اس کے بندوں کے حقوق ٹھیک ٹھیک ادا کئے جاسکیں۔ اسی طرح یہ امت شہداء علی الناس کے منصب اور خیر کی طرف انسانیت کو بلانے کی اپنی بنیادی ذمہ داری کو ادا کر سکے گی خدا کی مخلوق دین حق کی حقیقی برکتوں سے شاد کام ہو گی اور انسان دنیا میں ہی نہیں آخرت میں بھی کامیاب و کامران ہو گا۔